THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, November 03, 2011

(74th Session)

Volume VII No.07

(Nos.01-08)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran ………..……………….. 01
2. Adjournment Motion; Purchase of Rain-affected Rice and Wheat……………………………………………………. 20-22
3. Presentation of Report ………………………………….. 23
4. Legislative Business; The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011…………………………………. 24-25

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume -VII No.07

SP. VII (07)/2011 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 03, 2011

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad at fourteen minutes past eleven in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَ
اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ وَاِذَا
عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔
مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ هٰذَا هُدًى ۚ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ۔

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے۔ (کہ) اللہ تعالیٰ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو

ان کو سن تو لیتا ہے (مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنادو۔ اور جب ہماری کچھ آیتیں اسے معلوم ہوتی ہیں تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ان کے سامنے دوزخ ہے۔ اور جو کام وہ کرتے رہے کچھ بھی ان کے کام نہ آئیں گے اور نہ وہی (کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ ہدایت (کی کتاب) ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کو سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا۔

(سورۃ الجاثیۃ: آیات 06 تا 11)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! میں نے دو چھٹیوں کے بارے میں ایک Call Attention Notice دیا تھا۔ آپ نے خود sign کیا تھا اور وہ Call Attention Notice ابھی تک نہیں آیا۔ میں نے اس میں یہ پوچھا تھا کہ دو چھٹیاں کرکے کتنی electricity بچا رہے ہیں اور economy کو کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ لیکن آج تک وہ نہیں آیا ہے۔ بات یہ ہے کہ آج آپ National Computer Cell میں جائیے اور اس میں دیکھیے کہ ملک میں پانچ سے لے کر چھ ہزار میگا واٹ تک صرف Air Conditioners خرچ کرتے ہیں جبکہ Air Conditioners کا کام ختم ہو چکا ہے۔ آج کل ایر کنڈیشنڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ بیورو کریسی نے ہمارے لوگوں، سیاستدانوں، کیبنٹ کو ایسا چکر دیا ہے کہ انہوں نے دو چھٹیاں منوا لی ہیں کیونکہ اس میں ان کو فائدہ ہے، کسی اور کو فائدہ نہیں ہے۔ عوام کا تو اس میں نقصان ہے۔ Business Community کا نقصان ہے۔ جناب! پہلے کون سا کام کیا جاتا ہے۔ کیا دفاتر میں بہت کام ہوتا ہے؟ میں اس کا یہاں ثبوت دوں گا۔ ۲۰۰۹ء سے ہماری کمیٹیوں نے ایک چیز پاس کی ہے، وہ ابھی تک نہیں ہو رہی۔ میں آپ کو یہاں اس چیز کا ثبوت دوں گا لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا بیورو کریسی پہلے بڑا کام کرتی تھی کہ آپ نے ان کو دو چھٹیاں دے دی ہیں؟

اب یہ ہوگا کہ Friday کو کوئی یہاں سے پشاور جائے گا، نماز پڑھنے کے بعد کوئی لاہور جائے گا، کوئی گوجرانوالہ کوئی فیصل آباد، پھر سوموار کو بارہ بجے آئیں گے۔ اس پہلے اگر کوئی پوچھے کہ صاحب کہاں ہیں؟ کہیں گے کہ صاحب میٹنگ میں ہیں۔ جناب! آخر کار اس ملک کو چلانا ہے۔ ملک کو چلانے کے لیے دو چھٹیوں کا ہونا کیا ضروری ہے؟ ملک کا معاشی لحاظ سے تو ویسے ہی بیڑہ غرق ہو چکا ہے۔ معاشی لحاظ سے مزید نقصان دے رہے ہیں۔ مجھے کوئی شخص بتائے کہ بجلی کا کتنا فائدہ ہوگا اور بزنس کا کتنا نقصان ہوگا؟ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب پہلے Question Hour نہ نپٹا لیں؟ جی بخاری صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے پہلے انہیں اجازت دی تھی۔ میں سمجھا کہ کوئی ایسا معاملہ ہوگا۔ پہلے بخاری صاحب کچھ فرمالیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب انہوں نے point of order پر Calling Attention Notice کی بات کی ہے، آج وہ Calling Attention Notice, Orders of the Day پر نہیں ہے۔ Rule 59 کے تحت they can raise on issues of public importance, if they have raised it. The concerned Minister is not here to respond to this issue. Sir, taking it up right now would not serve the purpose. جس purpose کے لیے وہ یہ issue raise کرنا چاہتے ہیں۔ Subsequently when the Minister comes back اس وقت اسے raise کر لیں because at the moment ایک تو یہ Orders of the Day پر نہیں ہے، اگر دو گھنٹے پہلے ہو تو پھر اس کے لیے یہ ہے کہ اس کو next day پر رکھا جائے اور منسٹر جواب دیں۔ صرف اس کو raise کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا، جب تک متعلقہ منسٹر anybody representing the Cabinet over here وہ موجود ہوں، پھر اس Calling Attention Notice کو بے شک لے لیا جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔.Let's take up questions پہلے questions نہ لے لیں؟ Is the Minister available? جو answers دیں گے۔ بخاری صاحب! کیا منسٹرز ہیں؟

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: No sir. As Mr. Bilour said about the energy....

جناب قائم مقام چیئرمین: میں دوسرے لحاظ سے پوچھ رہا ہوں۔ بخاری صاحب! جس منسٹر نے question کا answer دینا ہے ان میں سے کوئی نہیں آیا؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں عرض کرتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Let's see what the Leader of the House has to say.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! آج فنانس اور کیبنٹ وغیرہ کے questions تھے اور اگر آپ CADD کے questions take up کرتے ہیں یعنی Capital Administration والے جو ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب CADD کے کون respond کریں گے؟

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I will respond that sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: CADD کے؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جی۔ اس پر گزارش یہ ہے کہ the Minister is not available آپ سے پہلے عرض کیا تھا کہ concerned Ministers بھی حج پر گئے ہوئے ہیں۔ Parliamentary Affairs Minister is not here اس لیے ان کو defer کر دیں لیکن CADD کے جو سوالات ہیں ان کا میں جواب دوں گا۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! اس صورت میں تو ہم یہاں بیٹھ کر قوم کا پیسہ ضائع کر رہے ہیں۔ جناب! اس کو wind up کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب کا دل تو آپ کے ساتھ ہے لیکن چونکہ وہ Leader of the House ہیں، اس لیے وہ ذمے داری اٹھاتے ہیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: کیبنٹ کے آپ کل کے لیے defer کر دیں I will respond on that. لیکن CADD والے آج لے لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایسے کرتے ہیں کیوں کہ Ministers بھی short ہیں۔ وسیم سجاد صاحب دو دن کی چھٹیوں کے بارے میں اپنے comments دے دیں۔ اس کے بعد اعظم سواتی صاحب اور پروفیسر صاحب۔ Briefly comment دیتے جائیں۔ وسیم سجاد صاحب کو بات کر لینے دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! بلور صاحب نے تو بجلی کے استعمال کے بارے میں ایک Call Attention Notice دیا تھا اور وہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ اس سے بجلی کی کتنی saving ہوئی ہے؟ اس موضوع پر بات کرنے کا میرا مقصد اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی بھی ملک میں جو چھٹی کی جاتی ہے، اس ملک کی روایات، اس ملک کے معاشی حالات، اس ملک کے مسائل، ان تمام کو دیکھ کر چھٹیاں کی جاتی ہیں اور صدیوں سے پاکستان میں صرف ایک چھٹی ہوتی ہے کیونکہ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ یہاں پر چھٹیوں کی گنجائش نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ پاکستان کے بیشتر عوام، جن کا تعلق زراعت سے ہے، کے پاس تو چھٹی کا تصور ہی نہیں ہے۔ سارا سال انہیں کام کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ انگلستان میں، مجھے وہاں کا تجربہ ہے، میں وہاں پر رہا ہوں۔ وہاں پر بڑے بڑے لیڈر، Winston Churchill صاحب فوت ہوگئے۔ نہ ان کی birthday کی چھٹی ہوتی ہے، نہ ان کی وفات کی چھٹی ہوتی ہے۔ ان کی تاریخ میں اگر birthday اور وفات کی چھٹیاں ہونی شروع ہو جائیں تو سارے سال کے لیے ملک بند ہو جائے گا۔ اب دیکھیے کہ عید کی چھٹیاں آ رہی ہیں۔ غالباً چار تاریخ سے لے کر تیرہ تاریخ تک چھٹیاں ہیں۔ مجھے بتائیں کہ کیا ہمارا ملک برداشت کر سکتا ہے کہ اتنے بڑے economic losses ہوں؟ فیکٹریاں بند ہوں، دفاتر بند ہوں اور جب دفاتر چل بھی رہے ہوتے ہیں، سرکار کے اگر آٹھ بجے سے لے کر پانچ یا چار بجے تک کے ٹائمنگ ہیں تو کوئی دس بجے سے پہلے نہیں آتا اور وہ بارہ، ساڑھے بارہ بجے چھٹی کر جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک مسئلہ ہے، جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں چھٹیاں بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ ہمیں چھٹیاں کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ چھٹیاں کم کرنی چاہئیں۔ ہمیں کام کی طرف جانا چاہیے اور ہمیں اس پر قائد اعظم کے ارشادات سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے، جنہوں نے کہا تھا کہ کام، کام اور کام۔ اس کے علاوہ اسلامی روایات ہیں۔ قرآن حکیم میں ذکر ہے کہ جمعے کے بعد بھی دکانیں کھول لو۔ لہٰذا اپنی قوم اور اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے میں حکومت سے عرض کروں گا کہ مہربانی کر کے چھٹیاں کم کریں۔ بچوں کو پڑھائی کرنے دیں۔ افسروں کو کام کرنے دیں۔ فیکٹریوں کو چلنے دیں۔ اس وقت ہم عذاب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نہ بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ گیس ہے۔ ان کے لیے ضرورت ہے کہ ہم کم از کم کام تو کریں۔ محنت تو کریں تاکہ ہمارے حالات کچھ بہتر ہو سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ بلور صاحب اور وسیم سجاد صاحب کی میں سو فیصد حمایت کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! میں نے ایک بڑا important Adjournment Motion file کیا تھا اور ضابطے سے گزر کر ساری بات طے ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد وہ نہیں آیا۔ وہ اس غرض سے تھا کہ اگر ملک میں تمام یوٹیلٹی سٹورز کو بارہ ارب روپیہ کرایہ پر ایک expatriate لینا چاہتا ہے تو حکومت lossمیں یوٹیلٹی سٹورز کیوں چلا رہے ہیں؟ جیسے میں نے کل بات کی، جس طرح ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب نے بات کی، آج معاشی طور پر ملک ختم ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں across the board both sides of the aisle اس پر متفق ہوں۔ آپ ایک unanimity show کریں۔ اس پر ہماری یکساں آواز consensus کے ساتھ آنی چاہیے۔ اوپر بیٹھے میرے بھائی جرنلسٹ سن رہے ہیں کہ اگر کوئی expatriate آپ کو بارہ ارب روپیہ سالانہ دے رہا ہے اور آپ کرائے پر یوٹیلٹی سٹور پانچ ہزار چھ سو یوٹیلٹی سٹورز کو لینا چاہتا ہے تو کتنے نفلوں کا ثواب ہے کہ آپ ان کو loss پر چلا رہے ہیں اور ملک کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں۔ اس میں کوالٹی نہیں ہے، اس میں کوئی سٹینڈرڈ نہیں ہے، اس میں کوئی سروس نہیں ہے بلکہ آٹے کی بجائے لوگوں کو آپ بھوسہ دے رہے ہیں۔ میں آج یہ بات نہیں کر رہا۔ میں پہلے سے یہ بات کر رہا ہوں کہ خدارا! یہ بڑے important issues ہیں۔ اور جو کرپشن ہو رہی

ہے وہ تو اپنی جگہ ہے، mismanagement اپنی جگہ پر ہے کم از کم یہ pivotal issues ہیں اور بحیثیت ممبر پارلیمنٹ ہمارا فرض ہے کہ ہم بار بار Chair اور عوام کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں کہ معاشی طور پر آپ کا ملک ڈوب رہا ہے۔ اس لیے آج سیاست کی بجائے انقلاب کی ضرورت ہے۔ آج لوگوں کو سڑکوں پر آنے کی ضرورت ہے۔ اس جمہوریت، اس پارلیمنٹ اور اس adjournment motion سے میرے ملک کے مسائل کسی صورت حل نہیں ہو سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں سب سے پہلے الیاس بلور صاحب اور وسیم سجاد صاحب کے اٹھائے ہوئے سوال کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں گا۔ جناب والا! یہ مسئلہ اس پہلو سے بہت اہم ہے کہ ملک معاشی اعتبار سے جس حال میں ہے اور governance کے پہلو سے جو inefficiency ہے، عوام کی مشکلات، مسائل اور pending معاملات کے انبار لگ رہے ہیں۔ ان کو سامنے رکھ کر اگر آپ دیکھیں تو میری نگاہ میں دو دن کی چھٹی اس ملک کے مفاد کے خلاف ہے۔ ایک rough اندازے کے مطابق ایک چھٹی سے ملک کی پیداوار کا بیس سے پچیس ارب روپے یومیہ نقصان ہوتا ہے۔ اس وقت جب کہ آپ کی معیشت تباہ حال ہے، یہ اقدام معیشت کے لیے تباہ کن ہو گا۔ دوسری چیز، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ Bureaucracy کو چھٹی مل جاتی ہے لیکن عوام کے کام اور معاملات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ فیصلہ بہت غلط ہے لیکن ساتھ میں یہ بات بھی کہوں گا کہ محض bureaucracy کو برا بھلا نہ کہیں۔ یہ فیصلہ آپ کی cabinet نے کیا ہے اور اس کو اس کی ذمہ داری لینی چاہیے۔ میں حکومت اور اس کی اتحادی پارٹیوں سے اپیل کروں گا کہ یہاں یہ مسئلہ ضرور اٹھائیں لیکن آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ cabinet میں بیٹھے ہیں اور وہاں پر ایسے فیصلے ہو رہے ہیں۔ یہ فیصلہ ہوا ہے اور رات کو ہی انڈیا کو most favorite nation declare کرنے کا فیصلہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیے بغیر کیا گیا ہے۔ Business community, political forces کشمیر کی پارٹیوں کے احتجاج کے باوجود آپ سے مل کر یہ کام کیا جا رہا ہے جو ملک کی سیاست اور معیشت دونوں کے لیے تباہ کن ہے۔ سیاسی اعتبار سے ہندوستان سے معاشی اور سیاسی معاملات کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ قائد اعظم کے نام کو invoke کیا جا رہا ہے، یہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ 1949 and 1965 سے ہندوستان سے ہمارے تجارتی تعلقات متاثر ہوئے ہیں اور

اس وقت بھی 1.4 billion dollars کی official تجارت ہو رہی ہے لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ انڈیا سے پاکستان کی 1.2 billion imports کی ہیں جب کہ پاکستان سے انڈیا کو صرف دو سو ارب کی exports ہیں، اس وجہ سے ہم نقصان میں ہیں۔ پچھلے بیس سال سے انڈیا سے ہمارا deficit balance برابر بڑھ رہا ہے اور مزید بڑھے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان نے انڈیا کو جو positive list دی ہوئی ہے، اس میں 1945 items ہیں جب کہ انڈیا پاکستان سے صرف 850 items import کر رہا ہے۔ Non tariff barrier, subsidies ہیں، ان سارے معاملات کو نظر انداز کر کے یہ اقدام، میری اطلاعات کی حد تک Ministry of Commerce کا stand صحیح تھا کہ اصل MFN issue نہیں ہے۔ اصل issue trade relationship میں جتنے بھی موانع ہیں، انڈیا کے non tariff barriers بشمول دیگر معاملات کے، ان کو دور کرنا ہے۔ اس وقت یہ کام امریکہ کے pressure میں کیا جا رہا ہے اور یہ ملک کے لیے تباہ کن ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ کابینہ ذمہ دار ہے۔ ان حکومتی پارٹیوں کو اٹھنا چاہیے اور قوم کے مسائل کو درست کرنا چاہیے۔ ہم تجارت کے خلاف نہیں ہیں لیکن تجارت کو ان بنیادوں پر ہونا چاہیے جو پاکستان کی economic and political interest کی حفاظت کرے۔ یہ جو کام کیا جا رہا ہے، یہ اس کے منافی ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! آج کافی زیادہ سوالات ہیں اور بہت اہم سوالات ہیں۔ ایسے ایسے سوالات ہیں کہ ان میں House کا استحقاق breach بھی ہو چکا ہے۔ ہم نے privilege motion پیش کرنا ہے لیکن چونکہ معزز قائد ایوان صاحب نے کہا کہ سب کو defer کر دیں لیکن یہ جواب as it is آئے تاکہ سب پارلیمنٹرین یہ دیکھیں کہ سینیٹ کے ساتھ وزارتیں اور مختلف ادارے کیا حرکتیں کر رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ دوغلی پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اور سمجھتے ہیں کہ یہاں ہم شاید ان پڑھ اور جاہل بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سوال کر رہے ہیں تو ان کا جواب ہی نہیں آ رہا اور جواب کی بجائے وہ اپنی تعریفیں کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں آج کے تمام سوالات کو defer کیا جائے اور ان کے جوابات as it is آئیں۔ باقی ممبران یہ سوالات کی کاپی اپنے پاس رکھنا چاہیں تو رکھیں لیکن میں تو

اپنی کاپی رکھوں گا کیونکہ اس میں بہت سے blunders ہیں۔ مثلاً میں نے پوچھا ہے کہ یہ بندہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ بندہ چھوڑیں، اس کی کیا بات کر رہے ہیں، اور بات کریں۔ جناب! یہ کیا بات ہے؟ ہم House میں بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ specifically اس بندے کی بات کرو، عجیب سے جواب آئے ہوئے ہیں۔ اس وقت House ایک embracing position میں ہے کہ ہمارے لیے اس طرح کے جواب ہیں۔ جو بیورو کریسی بیٹھی ہوئی ہے، منسٹر بے چارے کو تو شاید پتا ہی نہ ہو لیکن وہ اس حکومت اور موجودہ پارلیمنٹ کی اس طرح سے تباہی کر رہی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔ میری درخواست ہے کہ ان کو defer کر دیں کیونکہ اگر میں ایک سوال کے لیے کہوں گا تو مناسب نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ personally گنجائش دے گئے ہیں۔ The members and keeping in view their feelings اور ٹھیک ہے بخاری صاحب Leader of the House ہیں لیکن

he is a parliamentarian also and he is a democrat also. In his heart he is also upset, I know very well. Safdar Abbasi *Sahib*.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میں احتراماً عرض کروں گا کہ بخاری صاحب ہمارے انتہائی قابل احترام Leader of the House ہیں۔ ہم ان کی respect کرتے ہیں اور ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ان کی بات کو مانیں اور وزن بھی دیں۔ جناب! دیکھا یہ جا رہا ہے کہ گزشتہ دو، تین ماہ میں، اور اس سے پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں، مجھے لگ رہا ہے کہ کابینہ تتر بتر ہو چکی ہے۔ Cabinet میں کوئی discipline نہیں ہے۔ وزراء walk out کر رہے ہیں۔ وزراء اپنی بات نہیں منوا پاتے۔ اگر وہ مانی جاتی ہے تو implement نہیں ہوتی۔ اس وقت یہ صورتحال ہے کہ کابینہ کے وزیر حکومت کے خلاف عدالت میں کھڑے ہیں۔ ہمارے ایک دوست وزیر نے جب ایسا کیا تھا تو ان کو فوراً کابینہ سے dismiss کر دیا گیا تھا۔ جناب! بخاری صاحب یہاں پر Prime Minister کے representative ہیں، ان کی خوشنودی کی بنیاد پر وہ Leader of the House nominate ہوئے اور یقیناً ہم سب کا اعتماد بھی رکھتے ہیں۔ ان سے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ وزیراعظم صاحب سے بات کریں کہ آپ کی کابینہ تتر بتر ہے۔ وہاں پر مختلف النوع لوگ ضرور اکٹھے ہو گئے ہیں لیکن کسی کا کسی چیز پر consensus نہیں ہے۔ جو decisions کیے جاتے ہیں وہ implement نہیں ہوتے۔

وزرا میں کوئی ایک بات کر رہا ہوتا ہے، کوئی دوسری بات کر رہا ہوتا ہے، ان میں کوئی cohesion نہیں ہوتی۔

جناب! اگر آپ اس قسم کی کابینہ لے کر چلیں گے تو کب تک حکومت کے، اس وجہ سے یہ سارے الزامات ہیں، چاہے وہ غلط ہیں صحیح ہیں، میں اس میں نہیں جانا چاہتا۔ ایک missgovernance ہے، ایسا لگتا ہے کہ کوئی حکومت ہی نہیں ہے۔ اگر آپ نے اس چیز کو درست نہ کیا، اب ہم election year میں جا رہے ہیں، ٹھیک ہے ساڑھے تین سال گزار لیے ہیں، اچھی achievement ہے۔ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت یہ achievement چاہتی ہے کہ ہم نے ساڑھے تین سال گزار لیے ہیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن جناب! اس وقت اس کے جو allied problems ابھر رہے ہیں اور بحیثیت جماعت ہمارے لیے جو problems ابھر رہے ہیں، ان میں سب سے بنیادی بات یہ ہے اور میں حقیقتاً یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت کابینہ تتر بتر ہے، اس میں کوئی cohesion نہیں ہے۔ بیٹھ کر فیصلے نہیں کیے جاتے اور اس وقت عوام میں کابینہ کے بارے میں اتنا غلط impression آرہا ہے جو یہاں reflect کرتا ہے کہ کوئی وزیر کسی سینیٹر کے سوال کا جواب دینے کے لیے نہیں آتا، اتنے زیادہ سوالات ہیں۔ نیر بخاری صاحب میرے لیے قابل احترام ہیں، ان کو حق بھی ہے کہ وہ جواب دیں لیکن وہ کتنے وزیروں کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ ہمارے funds کا چھوٹا سا مسئلہ تھا۔ Leader of the House بارہا وزیر اعظم صاحب کو کہہ چکے ہیں۔ انہوں نے اٹھائیس ارب روپے اپنی discretion پر رکھے ہوئے ہیں۔ کیا وہ اس میں سے ڈیڑھ ملین روپے نکال کر نہیں دے سکتے؟ کیا فاٹا کے جو مسائل ہیں، وہ کہتے ہیں ہمیں چار ماہ میں چھیاسٹھ کروڑ ملے ہیں، کیا وہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا؟ وہ بار بار walk out کر رہے ہیں، آپ کے اتحادی ہیں۔ They are government allies وہ روز walk out کر جاتے ہیں، ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب! اس طریقے سے حکومتیں نہیں چلتیں، میں معذرت سے کہتا ہوں کہ یہ ہمارے دوست بیٹھ کر کس طرح کی حکومت چلا رہے ہیں؟ یہ کوئی achievement نہیں ہو گی کہ آپ نے چار یا پانچ سال پورے کر لیے۔ یہ کسی نے نہیں پوچھنا، لوگوں نے آپ کا احتساب کرنا ہے اور پوچھنا ہے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ بنیادی بات یہ ہے کہ آپ کی کابینہ کم از کم work کرے، پارلیمنٹ کو کوئی جواب دے اور سوالات کے جوابات دیے جائیں۔ Cabinet میں جو decisions لیے جائیں، ان پر قائم رہیں، Cabinet Members walk out کر کے نہ چلے جائیں، Cabinet Members openly

Government کو oppose نہ کریں لیکن یہ چیز کسی بھی اچھی Government کے لیے pre-requisite ہے۔ میں معذرت کے ساتھ request کروں گا، ہمارے representative یا ہمارے بھائی نیر بخاری صاحب بھی Prime Minister سے بات کر سکتے ہیں۔ Please, اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں ورنہ آنے والے دنوں میں اس کے بہت ہی negative نتائج نکلیں گے۔ جناب! آپ کی بہت مہربانی۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اگر مجھے اجازت دیں، برائے مہربانی ذرا Chair کو بھی بولنے کی اجازت دیں۔ ظفر علی شاہ صاحب! میں اس House کی عزت اور وقار کے لیے کچھ کرنے لگا ہوں۔ نہیں، مجھے اجازت دیں، میں آسانی کے لیے کچھ کہنے لگا ہوں۔ نہیں، ڈاکٹر عاصم اپنی Ministry کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں یہ بتانا چاہوں گا کہ PIMS case کا سوال ہے، اس ہسپتال میں ایک شخص کی رگیں کاٹ کر مارا گیا ہے، ڈاکٹر کی نااہلی سے اس کی رگیں کاٹی گئیں، ڈاکٹر نے basically اس شخص کا murder کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر کروڑوں روپوں کی corruption ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے سارے سوالات ضائع ہو جائیں، اگر آپ یہ سوالات defer بھی کرتے ہیں تو آپ یہ ruling دے دیں کہ یہ اگلے rota day پر آتے ہیں تو یہ discuss ضرور ہو گا جب تک یہ discuss نہ ہو، بھلے یہ defer ہو لیکن یہ discuss ضرور ہو۔ میرے سارے سوالات انتہائی اہم نوعیت کے ہیں، اس میں انسانی جانوں کے حوالے سے، corruption کے حوالے سے سوالات ہیں، وہاں پر کروڑوں اور اربوں روپے کی corruption ہے، میں اس کے حوالے سے یہاں House میں ثبوت بھی دوں گا۔ آپ کی مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ کا شکریہ۔ ایک suggestion آئی تھی کہ آپ ان سارے سوالات کو coming session میں دوبارہ کرائیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: وزیر خزانہ کے behalf پر Minister for Petroleum is here to reply questions related to CADD کہ میں reply دینے کے لیے تیار تھا

لیکن honourable Members یہ چاہتے ہیں کہ یہ defer ہو جائیں تو جناب! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: O.K, with due respect to Bokhari *sahib* Moula Bukhsh Chandio *sahib* and Dr. Asim Hussain *sahib* who are present but as a mark of disillusionment at the attitude of the Ministers, I adjourn the House for ten minutes.

(The House was then adjourned for ten minutes)

(وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب پریذائیڈنگ آفیسر (کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی) دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Presiding Officer: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We start the proceedings as you know due to the absence of the honourable Ministers, they must be on some work of national importance which is top secret, not known to the Government itself where the honourable Ministers are living, the very honourable Leader of the House is in a very embarrassing position, he is our colleague and the whole of the House has felt very strongly in this matter and the Chairman rightly adjourned the House for 10, 15 minutes to give an opportunity for the hordes of ministers to rush towards the Senate so that they can be answerable to the people of Pakistan and their representatives. We will wait for a few minutes, they must be rushing here from their chambers because after the 18th Amendment it is encumbering upon them. It's not a favour they are doing to the Senate, they are answerable to the Senate. The Cabinet and the Prime Minister is also answerable to the Senate.

So, I hope that they will come. If they don’t come then I will ask for the opinion of the House as to what to do with the Question Hour because naturally we can’t answer questions which cannot be answered because there is nobody to answer them or nobody prepared to answer them or nobody is ready to answer them or they have no answers. So, I will wait and then I will proceed for the opinion of the House but in the meantime I do see presence of some Ministers. So, I will ask the Leader of the House that what his opinion is. Should we continue with the Question Hour?

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! آج different ministries کے questions تھے، اس میں جو Economic Affairs and Financial Revenue کے تھے the Minister for Petroleum has to reply, وہ تشریف لائے انہوں نے کہا یہ جواب انہوں نے دینا تھا لیکن ابھی Senate Standing Committee of Finance کی میٹنگ شروع ہو گئی ہے، they are examining those recommendations. The Ministers have left for that Committee meeting اور بہت سے ممبران بھی وہاں چلے گئے ہیں۔

There are 16 questions about Cabinet and 11 for Capital Administration and I requested earlier that I will respond to the question related with the Capital Administration Development Division, may be taken today and as far as the Cabinet questions are concerned, they may be deferred for tomorrow. I will make a reply tomorrow for that. If we club them, there are 27 questions and it is not possible for me to reply for 27 questions.

So, certainly I would take up the questions relating to the CADD and the questions for the Cabinet may be deferred for tomorrow. They will be replied tomorrow.

باقی جو Orders of the Day کا business ہے،

the sense of the House may be taken also, whether they want to proceed with the Question Hour or they want to defer it for other rota day. It is up to the House.

Mr. Presiding Officer: I fully agree and endorse your views there is no doubt that it is collective responsibility of the Cabinet. If they can't have individual responsibility, they can't put everything on the shoulders of the Leader of the House to answer 21 questions or 11 questions of different Ministries. That is unfair to the members who put a lot of efforts to raise these questions and they want to be answered because their people whom they represent want these answers. The nation as a whole wants these answers. So, the answers should be comprehensive. This is a perfect opportunity for the Government to give their policies also. It is a great opportunity for the members to ask questions or matters which are pertaining to them, if they have some of the Ministers here. So, I will take the opinion of the House. Leader of the Opposition is not here so, I will ask Mr. Ishaq Dar if he would like to say something.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ جناب چیئرمین! I suggest کہ چونکہ کافی ممبران چلے بھی گئے ہیں اور سوالات اتنے اہم ہیں کہ بہتر ہے کہ اب آپ ان کو defer کردیں ، ان کو lapse نہ ہونے دیں۔ اگلے اجلاس میں لے جائیں تا کہ جب session prorogue بھی ہو جائے جو کہ کل تک anticipated ہے hopefully ان کو lapse نہ ہونے دیں۔ ان کو اگلے اجلاس میں لے جائیں تا کہ اگلی دفعہ یہ آسکیں۔ کیونکہ یہ بہت اہم ہیں جس طرح آپ نے کہا کہ ممبران نے محنت کی ہے تو میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اٹھارھویں ترمیم کا تو مقصد ہی فوت ہو گیا۔ جب اٹھارھویں ترمیم نہیں ہوئی تھی تو میں نے سینیٹ کے ساتھ اس سے پہلے بھی اتنا casual attitude نہیں دیکھا with all due respect to certain Ministers who are now here. ہم بھی رہے ہیں ، دو دفعہ accountable رہے ہیں لیکن چونکہ آپ کے آئین میں نہیں تھا کہ Cabinet کی collective

responsibility was to attend National Assembly. Now, that anomaly has also been removed. آپ نے دیکھا کہ صبح دس بجے کا اجلاس ہے اور سوا بارہ ہو گئے ہیں اب وزراء صاحبان آئے ہیں لیکن ابھی بھی جو relevant Minister صاحبان ہیں وہ نہیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ چیف وہپ صاحب ان کو منت سماجت کرکے لے آئیں ہیں تو یہ اچھا attitude نہیں ہے۔ یہ بات وزیراعظم صاحب کے نوٹس میں لائی جائے اور ان کو کہا جائے کہ آپ مہربانی کریں اس ایوان کو آپ redundant یا extra نہ سمجھیں اگر ایسی بات ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ خرچ بھی ہوتا ہے۔ تو میری گزارش ہے کہ ان سوالوں کو lapse نہ ہونے دیں ان کو اگلے اجلاس میں لے جائیں۔ بڑی مہربانی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Yes Sheikh *Sahib*.

یہ کہہ رہے ہیں ان کو defer کردیں۔ جی

سینیٹر اسلام الدین شیخ (چیف وہپ): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جو آج سوالات ہیں ان کو defer کردیتے ہیں next session کے لیے اور جو کل کے سوالات آئیں گے، اس کے لیے میں آپ کو assurance دے رہا ہوں کہ جو متعلقہ وزارت کے لوگ ہیں وہ موجود ہوں گے ۔ اس وقت ہمارے ایک معزز ممبر نے اس بات پر بڑی تنقید کی تھی کہ حکومت چلتی نظر نہیں آرہی ، حکومت چل رہی ہے اب یہ وقت ایسا ہے کہ کچھ لوگ حج پر چلے گئے ہیں ، حج پر جانے والوں کو روکا نہیں جاسکتا تو اس وقت یہ تھوڑی سی ایسی پوزیشن ہے otherwise حکومت پوری طرح سے اس بات میں concerned ہے اور یہ ایوان بالا ہے ، اس کی بہت ہی عزت ہے اور وہ برقرار رہے گی۔ جیسا کہ فاٹا کے ممبران واک آوٹ کر رہے تھے تو آج وزیراعظم صاحب نے ان کو تین بجے ملاقات کا وقت دیا ہے وہ میرے ساتھ ہی جا رہے ہیں اور اپنے معاملات کے حل کے لیے۔اسی طرح جو دوسرے ممبران کے معاملات ہوں گے وہ میں بھی وزیراعظم صاحب سے discuss کرکے آؤں گا اور پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو streamline کریں گے تاکہ پھر ایسی صورتحال پیدا نہ ہو۔ یہ وقت ایسا ہے کہ حج کا سیزن ہے اور ایوان بھی ایک دن اور چلے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ کل وزراء صاحبان ضرور تشریف لائیں گے اور ایوان کو اس کے decorum کے ساتھ چلایا جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. I think the Chair would appreciate the efforts made by the Chief Whip about

the request, the rightful request and the most deserving request of the FATA Members that has been addressed by you. I, very much, hope that the Prime Minister gives them a very pleasant hearing. It is unfortunate that they have had to agitate for such a number of days. Finally their voice has been heard. Let's hope that it would be redressed. So, I appreciate what are you doing and taking the FATA Members to the Honourable Prime Minister.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ نے اپنی ruling نہیں دی۔ آپ سٹاف کو آرڈر کریں کہ وہ یہ سب سوالات اکٹھے کر لیں تا کہ دوبارہ پرنٹ نہ کرانے پڑیں کیونکہ خرچ ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں اس پر ruling دے رہا ہوں۔ میں اس پر سب کی consensus لے رہا ہوں۔

So that is excellent. Now Zahid Khan *Sahib* you want to say something on behalf of your Party.

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین! ہمارے جو چیف وہپ صاحب ہیں انہوں نے آج یہ بات کی کہ ممبران کے معاملات کو وزیراعظم سے discuss کریں گے۔ فاٹا کے ممبران کے جو مسائل ہیں ان کے علاوہ کسی ممبر کا کوئی اور شکوہ نہیں ہے۔ وزیراعظم صاحب سے تو اتنی عرض ہے کہ وہ خود بھی سینیٹ اجلاس میں تشریف لایا کریں کیونکہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد ان پر لازم ہے کہ وہ سینیٹ میں آئیں اور وزراء کو بھی سینیٹ میں حاضری یقینی بنانی چاہیے کیونکہ جو عوام کے مسائل ہیں وہ ہم یہاں لے کر آتے ہیں سوالات کی صورت میں، تحاریک کی صورت میں تو ان پر بحث ہوتا کہ عوام کو پتا چلے کہ ہم جو ان کے منتخب نمائندے ہیں یہاں سینیٹ میں بیٹھے ہیں اور قوم کا پیسا بھی ہم پر خرچ ہوتا ہے، عوام کو پتا چلے کہ ان کے نمائندے ان کے لیے کیا کر رہے ہیں، کیا کوئی حل نکال سکتے ہیں یا نہیں نکال سکتے۔ ہمارا وزیراعظم صاحب سے اور کوئی مطالبہ نہیں ہے صرف ان سے اور ان کے وزیروں سے عرض ہے کہ وہ آکر عوام کے مسائل کا حل بتائیں۔ ممبران کا کسی کے ساتھ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ ہر ایک نے اپنی سوچ اور اپنی فکر سے جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیاری کی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے جو سوالات ہیں وہ as it is ہی آنے چاہییں ایسا نہ ہو کہ اس میں تبدیلی ہو کیونکہ اس میں جو آج blunder کیا گیا ہے اور وہ جو کچھ بیوروکریسی نے ان کے اندر کیا ہے اس ایوان کا

احترام تو دور کی بات ہے ان کا Privilege breach کیا ہوا ہے۔ آپ حیران ہوں گے اگر آپ ایک ایک سوال کے جواب کو پڑھیں کیونکہ انہوں نے اس ایوان کو کچھ سمجھا ہی نہیں ہے۔ وہ جو جواب دے رہے ہیں وہ ایسے دے رہے ہیں کہ ان کا ان چیزوں سے تعلق ہی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ہم سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں تو میں جواب نہیں دیتا، سب اسی طرح ہے۔ میری چیف وہپ صاحب سے یہی درخواست ہے کہ وزیراعظم صاحب کو آپ اس بات پر قائل کریں کہ یہ ایوان بالا ہے، اس میں ممبران عوام کے مسائل لے کر آتے ہیں، ان پر بحث کرنا چاہتے ہیں تاکہ عوام کو پتا چلے کہ یہ جو ہمارے ممبران جہاں جا رہے ہیں اور جن پر قوم کا اتنا پیسا خرچ ہو رہا ہے وہ کچھ کر بھی رہے ہیں یا نہیں۔ باقی ہمارے جو فاٹا کے ساتھی ہیں ان کے لیے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ان کو وزیراعظم صاحب سے ملا رہے ہیں اور امید ہے کہ ان کے مسائل بھی حل ہوں گے ایسا نہیں کہ ادھر جا کر بے چارے پھر ویسے ہی واپس آ جائیں اور احتجاج کریں۔ مہربانی کرکے ان کے مسائل حل کرنے چاہییں کیونکہ فاٹا کے ساتھ ناانصافی ہے۔ ایک طرح کی نہیں ہے، فنڈ کے علاوہ بھی ان کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آپ ملازمتوں میں دیکھ لیں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اگر آپ سکول، کالجز، ہسپتال کے حوالے سے دیکھیں تو وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لیے وہاں پر isolation ہے، اسی لیے وہاں پر دہشت گردی کا زیادہ رحجان ہے۔ اس وقت ملک دہشت گردی کا سامنا کر رہا ہے اور اس میں سب سے زیادہ ہمارے tribal areas متاثر ہیں تو ان پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اپنے محترم چیف وہپ صاحب سے میری درخواست ہے کہ ان کی وہاں وزیراعظم کے پاس صحیح نمائندگی کریں تاکہ ان کے مسائل حل ہوں۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ یہ سوالات جو ہیں ان کو defer کردیں کیونکہ یہ بہت اہم سوالات ہیں۔ آپ ایک ruling ضرور دے دیں کہ جتنے بھی سوالات ہیں ان کو اگلے اجلاس میں دوبارہ پیش کیا جائے۔ کیونکہ بعد میں پھر یہ کہا جائے گا کہ اب time ختم ہے۔ یہ جتنے بھی سوالات ہیں ان پر اگر ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ لگے ان سب سوالات کو لینا ہوگا کیونکہ ان میں بہت سارے اہم سوالات ہیں۔ یہ questions تمام ارکان کی طرف سے اٹھائے گئے تھے اور ارکان ان سوالوں پر صحیح طریقے سے کام کرکے آئے تھے، ہر ایک نے پڑھے اور ہر ایک ان پر supplementary سوال کرنا چاہتا ہے۔ آپ ایک ruling دے دیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ next time جب ان کو لیا جائے تو time ختم ہونے کا بہانہ کیا جائے کہ جی ان کو taken as read کرلیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی چیف وہپ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ (چیف وہپ): جناب! میں معزز رکن جناب زاہد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسرے تمام اراکین کا بھی۔ جیسا انہوں نے کہا کہ کابینہ کے ارکان اور پرائم منسٹر کو آنا چاہیے، کیبنٹ تو ویسے بھی اب قانوناً جوابدہ ہے اس ایوان کو۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ حج کا مہینہ ہے اور کافی لوگ حج پر گئے ہوئے ہیں، اس لیے یہ صورت حال پیش آئی ہے۔ اس کو ہم انشاء اللہ، streamline کرلیں گے۔ آئندہ اجلاسوں میں ایسی صورت حال پیدا نہیں ہو گی۔ ظاہر بات ہے کہ وزرا صاحبان کی آمد یہاں Question Hour میں بہت ضروری ہے لیکن کچھ معاملات ہیں جن کو ہم streamline کریں گے اور انشاء اللہ، آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جہاں تک ان کے مسائل کا تعلق ہے تو اس پر بھی ہم بات کریں گے اور پرائم منسٹر صاحب سے میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب اجلاس ہوا کرے تو وہ بھی ایک یا دو مرتبہ تشریف لائیں۔ چونکہ صرف نیشنل اسمبلی ہی ان کا House نہیں ہے، یہ House بھی ان کا ہے۔ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ مل کر پارلیمنٹ بنتی ہے۔ وہ پرائم منسٹر ہیں پاکستان کے تو ان کو یہ House بھی عزیز ہے۔ تمام ارکان کی جو دلی خواہش ہے اور یہ ان کا جائز حق بھی ہے، انشاء اللہ، میں ان تک پہنچاؤں گا۔ ان سوالات کو اگلے سیشن تک کے لیے defer کردیں اور اس condition پر جیسے زاہد خان صاحب نے کہا ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گا کہ 80 وزرا میں سے کتنے وزرا حج پر گئے ہوئے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ بھی پتا کرلیں گے۔ اعظم خان سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! آپ بھی موجود ہیں اور ایک اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کی حیثیت سے آپ نے بھی یہ دیکھا کہ ہمارے وزرا کا کیا رویہ رہا ہے۔ قائدِ ایوان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، میرے خیال میں وہ بھی اس سلسلے میں تقریباً تھک چکے ہیں۔ آج شیخ صاحب نے بھی ہماری باتیں سنیں اور پھر ڈپٹی چیئرمین کے بطور ناراضگی سیٹ چھوڑنے سے، میرے خیال میں کچھ energize ہوئے ہیں۔ میں ان کو دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ جو کچھ کہا ہے، اس پر پرائم منسٹر صاحب اور وزرا صاحبان کو کاربند کرسکیں۔

اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں جس کی طرف زاہد خان صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ اکثر اوقات وہ بڑی پیاری باتیں کرتے ہیں۔ فاٹا اور بلوچستان ہمارے اس ملک کے دو ایسے علاقے ہیں جن کو زیادہ ترجیحی بنیادوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وہ تمام باتیں جو فاٹا کے سلسلے میں کی ہیں، میں ان کی باقاعدہ طور پر تائید کرتا ہوں، اتفاق کرتا ہوں اور انہیں endorse کرتا ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے، وہاں کے لوگوں کو preferential treatment دینی پڑے گی۔ جب تک آپ کی طرف سے affirmative action نہیں آئے گا، زیادہ ترجیحی بنیادوں پر ان کو اس ملک کا شہری نہیں بنائیں گے تو ہمارے یہ دیرینہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔

اس سلسلے میں بہت ساری meetings ہوچکیں اور بہت کچھ کہا جاچکا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر عملدرآمد ہونا شروع ہوجائے تاکہ ان پسے ہوئے اور پسماندہ لوگوں کو پاکستانی شہریت کا کم از کم احساس ہوسکے، وہ یہ سمجھیں کہ وہ اس ملک کے شہری اور باسی ہیں اور حکومت اس طرف توجہ دے رہی ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Azam Khan Swati *sahib*. There is no doubt that the people of FATA and Balochistan are very brave and very courageous people. They are people with their own cultural heritage. They are long suffering, oppressed and depressed. I am sure the Government is very conscious of it and it is doing everything possible and will do even more to redress their grievances.

As far as the matter of Question Hour is concerned, I must praise the few ministers who have come, they have shown their commitment to democracy, they have shown their respect to the Senate by attending this session. In no way, can the Chair condone the absence of the ministers who were supposed to be here and we take a very strict and bad view of it, the way they flouted the basic democratic norms by not coming. They have let down their Government and they have brought unnecessary criticism on their

own Government by not attending. They have shown an irresponsible attitude by not being present to answer the legitimate questions and the supplementary questions the Members might have asked on matters of very national importance. Members do not bring frivolous questions. They bring in very important questions which need to be answered for the nation as a whole. So, those ministers who were absent when they should have been here, for them we have nothing but we can say that they have shown an irresponsible attitude and we only hope that the Government will ensure and the Leader of the House and the Chief Whip will talk to the Prime Minister about it and ensure their presence in the future.

In the meantime, notices of the questions which have not been replied during this session shall be carried forward for the next session. So, the Question Hour is disposed of.

Now, there is an Adjournment Motion in the name of Professor Ibrahim Khan.

Adjournment Motion; Purchase of Rain−affected Rice and Wheat

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی اجازت سے یہ Adjournment Motion پیش کرتا ہوں۔

It has been reported in Daily Jang of 25th September, 2011 that in year 2009 under instruction from the Prime Minister, rain−affected rice and wheat was purchased by PASSCO which caused a huge loss of Rs.1.75 billion to the national exchequer. It is reported that while inquiry in respect of this scandalous loss was made, no action has so far been taken against those responsible. It has also been reported that the real beneficiaries of this deal were not the poor farmers but some of the rich landlords and industrialists. Huge financial losses in the context of the current financial crisis resulting

from deliberate policies and blunders are a serious threat to the national economy, good governance and well−being of the people. This is a matter of urgent national importance and I seek the leave of the House to discuss the matter by suspending its normal business.

میں اپنی طرف سے اور جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب کی طرف سے یہ motion پیش کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بخاری صاحب! آپ بولنا چاہیں گے یا وزیر تجارت بولیں گے۔ جی پلیز۔

Makhdoom Amin Fahim (Federal Minister for Commerce): Thank you very much sir. This subject was passed through my Ministry sometime back, now it is not with me. So I don't have any details about that but I think if you postpone it for the next Session or whatever. This subject relates to the new Division i.e., Division of Food Security and Research and they might be able to give the details. This subject just passed through my Ministry of Commerce a couple of months back. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Is the motion pressed?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! اصل میں مسئلہ تو وزارت کا نہیں ہے، مسئلہ تو حکومت کا ہے، collective responsibility of the Cabinet before the Parliament i.e., the provision of the Constitution. The Government may bring their House in order اور وہ ہمارے سامنے رکھے۔ مجھے تو مسئلے کا جواب نہیں ملا why should I not press?

Mr. Presiding Officer: Leader of the House.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Mr. Chairman, if the object is to get the details then the time should be given and if certainly the honourable Senator wants to simply

discuss this thing without having information from the concerned quarters that would not be appropriate thing. I would request the honourable Prof. Ibrahim *Sahib* that let us examine the issue in the light of the 18th Amendment

وزارت ختم ہو گئی ہے اور جو issues چلے گئے ہیں تو let us have a reply from concerned quarters because nobody has contacted me on this issue also, ہمیں پتا نہیں کہ کون deal کر رہا ہے؟ Food and Security Division کے بارے میں مخدوم صاحب نے کہا ہے۔ Let us have a report from them first and we would respond to this issue.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! ایک تو notice 12th October, 2011 کو دیا گیا ہے اور درست ہے اگر حکومت کی طرف سے آپ سے مہلت طلب کی جارہی ہے، مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن اب تک جو مہلت ان کے پاس تھی، اس میں کام نہیں ہوا، آئندہ کے لیے ہمیں کیا surety ہے اور ہم کیا یقین دہانی حاصل کر سکتے ہیں کہ آئندہ اس پر کام ہو گا اور ایوان کے سامنے information آئے گی؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، نہیں، انشاءاللہ اس پر کام ہو گا۔

The motion is deferred until tomorrow. I will request the honourable Leader of the House to get the concerned comments on it, so that we can decide the matter. Madam Suriya *Sahiba* you wanted to say something?

سینیٹر ثریا امیرالدین: جناب چیئرمین! میں یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ جہاں اتنے سارے وزراء موجود نہیں ہوتے وہاں ہماری پیپلز پارٹی کی وزیر ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان صاحبہ ہمیشہ ایوان میں موجود ہوتی ہیں اور ہمیشہ سوالات کے جوابات تفصیل اور جذبے سے دیتی ہیں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کروں گی اور ان کی تعریف بھی کروں گی۔

Mr. Presiding Officer: We move to item No. 3. Senator Muhammad Kazim Khan please move item No. 3.

Presentation of Report

Senator Muhammad Kazim Khan: Thank you Mr. Chairman. I, the Chairman Standing Committee on Law, Justic and Parliamentary Affairs beg to present the report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2011].

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. Now we move to item No.4. Moula Baksh Chandio, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs please move item No. 4.

Senator Moula Bakhsh Chandio (Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs): I beg to move that the Bill further to amend the Delimitation of Constituencies Act, 1974 [The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Anybody would like to say anything on this issue? Swati *Sahib* please but just very briefly.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میرے خیال میں کافی عرصے سے Delimitation Act was awaited. It is also in conjunction with جو آپ کی آبادی کی census ہوئی ہے، یہ بہت ضروری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیرِ قانون نے بروقت اور پھر سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس پر کام کر کے بہت اچھا Bill پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں وزیرِ قانون قابل تعریف ہیں کہ ہم نے چند دن پہلے فیصلہ دیا اور آج یہ ایوان کے سامنے لے کر آگئے ہیں۔ یہ ایک اچھی روایت ہے جسے قائم رہنا چاہیے۔

سینیٹر محمد کاظم خان: سواتی صاحب! میری تعریف تو کر دیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں نے تو پہلے آپ کے بارے میں کہا ہے کہ کل ہم نے پیش کیا اور آپ اس سے زیادہ expedite نہیں کر سکتے۔ یہ وقت کی بچت ہے کہ کل سینیٹ کی کمیٹی

نے اس Bill پر میٹنگ کی اور آج یہ ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ میں آپ کی بھی تعریف کر رہا ہوں۔ شکریہ۔

Legislative Business; The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011

Mr. Presiding Officer: Thank you Swati *Sahib*. This credit goes to the House itself, Mr. Kazim Khan, Chairman Committee and all the Committee Members who are Senators and the honourable Minister who showed such remarkable speed and efficiency. Again it is an honour for the Senate, because he is also a Senator.

Now, I put the Motion before the House that the Bill further to amend the Delimitation of Constituencies Act, 1974 [The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Now, we come to the second reading of the Bill. The question is that Clause 2 to Clause 7 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Now, we come to the third reading. The Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs please move item No. 5.

Senator Moula Bakhsh Chandio: I beg to move that the Bill further to amend the Delimitation of Constituencies Act, 1974 [The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011], be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill further to amend the Delimitation of Constituencies Act, 1974 [The Delimitation of Constituencies (Amendment) Bill, 2011], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed. Now the House stands adjourned to meet again on Friday, the 4th November, 2011 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 4th November, 2011 at 10:30 a.m.]